ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی - ایران و پاکستان کے علمی وثقافتی ترجمان

ڈاکٹر بابر نسیم آسی ،اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ فارسی ،جی سی یونیورسٹی لاہور

Abstract

Dr. Zahir Ahmad Siddiqi is a reputed researcher , intellectual and a poet with a style of his own. He has written more than 55 books for the promotion of persian language & literature. He has worked as a laison between two nations - Pakistan & Iran to highlight linguistic, cultural and literary relations. In recognition of his services the Govt. of Islamic Republic of lran has honoured him with awards of best prose writer & best poet of Persian Dr. Siddiqi is well known in literarycircles & his Articles & books are well respected. In this article his work for promotion of persian literature & relations between two brotherly countries has been discussed.

گرچہ ہندی در عذوبت شکر است
طرزِ گفتار دری شیرین تر است

ایران جغرافیائی لحاظ سے پاکستان کا ہمسایہ اور قلبی اعتبار سے برادر اسلامی ملک ہے۔ پاکستان اور ایران ادبی، ثقافتی اور لسانی اعتبار سے ایک ہی لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہیں۔ پاکستان کی قومی زبان اُردو میں تقریباً ۷۰ فیصد الفاظ فارسی سے لیے گئے ہیں۔ ایران نے سب سے پہلے پاکستان کے قیام کو تسلیم کیا۔ دونوں ملکوں کے عوام کے دل ایک دوسرے کی محبت میں دھڑکتے ہیں۔ پاکستان کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ادبیات فارسی میں تصوف کی پہلی کتاب ’’کشف المحجوب ‘‘اسی خطے میں لکھی گئی۔ فارسی زبان کی پہلی شاعرہ رابعہ خضداری کا تعلق اسی خطے سے تھا۔ فارسی زبان کا پہلا تذکرہ ’’لباب الالباب ‘‘موجودہ پاکستان میں ہی تالیف ہوا۔

پروفیسر ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی اسی ارضِ پاک کے نیک سرشت مکین ہیں جنہوں نے ایران و پاکستان کے علمی وثقافتی ترجمان کا حق ادا کیا اور اپنے قلم کے ذریعے دونوں ملکوں کو قریب لانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ڈاکٹر صدیقی فارسی زبان و ادب کے معروف محقق، دانشور، مفکر، نقاد، ادیب اور صاحب طرز شاعر ہیں۔ فارسی زبان و ادب کی ترویج کے لیے ۵۵ سے زائد کتب تالیف کر چکے ہیں۔ انہوں نے دونوں ملتوں کے درمیان لسانی، ثقافتی، اور

ادبی تعلق کو اجاگر کرنے میں پاکستان کے ادبی سفیر کا کردار ادا کیا ہے۔ان کی خدمات کے اعتراف میں حکومت ایران انہیں فارسی ادب کے بہتری نثر نگار اور بہترین شاعر کے انعامات سے نواز چکی ہے۔

ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی اپنی تدریسی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ مختلف انتظامی عہدوں پر بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا چکے ہیں۔جس میں کنٹرولر امتحانات اور جی سی یونیورسٹی لاہور کے پہلے رجسٹرار ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ڈاکٹر صدیقی جی سی یونیورسٹی کے شعبہ فارسی میں ممتاز پروفیسر (Distinguished Professor) کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی فارسی ادب کے حلقہ میں اپنی خاص پہچان رکھتے ہیں اور ان کی تالیفات کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی نے ۵۰ سے زیادہ مندرجہ ذیل کتب تالیف کی ہیں (بہ ترتیب الفبایی):

"آفاقِ افکار، آگہی کی جستجو میں ، آئینۂ ایران، اخلاق و آدابِ صوفیه، اخلاقیات ایرانی ادبیات میں، اسرار و علمِ حروف اور فنِ تاریخ گوئی، الله، انسان اور ابلیس صوفیه کی نظر میں، اہل دانش کی فکرانگیز اور شگفتہ باتیں، اہل دل کے دل میں، ایران جانِ پاکستان، ایران و پاکستان دو کشور دوست و برادر، بوئے دوست، بوی خوش آشنایی ، پہچان ، تشخص پاکستان اور فارسی ادب، تصورِ خدا، تصوف اور تصوراتِ صوفیه ، تصوف جدید معاشرے میں، تصوف ہر انسان کی ضرورت، تنقید و تحقیقِ ادبیات ، توضیحات مطالبِ قرآنی، جنگل میں منگل ، حکایاتِ حکمت آموز، حکمتِ حکومت، خانقاہ نشینی و خرقه پوشیِ صوفیه، دریچے دل کے، دلِ بیدل، دِلها یکی است ، دین و ادب اور فکروفن ایران میں، ذکرِ صادق، راویِ ادبیات (فارسی)، رسولِ رحمتﷺ، سماع و موسیقی تصوف میں، شعرِ جدیدِ ایران، عکسِ جاوید ، علامه اقبال اور فارسی زبان و ادب، علم و عشق، خواب و کشف و کرامت صوفیه کی نظر میں، فارسی ادبیات کے چند پہلو، فارسی زبان کی پہچان، فارسی غزل اور اس کا ارتقاء ، قرآن حکیم معجزۂ عظیم، گنجینۂ معانی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کی چند عظیم شخصیتیں، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کی ڈیڑھ سو ساله تاریخ، مجلسِ مشاورتِ ابلیس، مجلس میں دیوانوں کی، مطالعاتِ ادبیاتِ فارسی ، میرزا عبدالقادر بیدل، نصف صدی کا قصّه اور ہم سے قرآن پاک کہتا ہے۔"

زیر نظر مقالے میں ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی کی فارسی ادبیات کی ترویج اور دونوں برادر ملکوں کے روابط کے

لئے تالیف کردہ کتب کا جائزہ پیش کیا گیا ہے:

ایران جان پاکستان:

''ایران جان پاکستان ''ایران کی زبان وادب،ثقافت،تاریخ،جغرافیہ،فنون لطیفہ وغیرہ کے موضوع پر ایک جامع کتاب ہے۔پہلا باب ایران کے جغرافیہ پر مشتمل ہے جس میں ایران کے صوبوں اوران کے صدر مقام کا ذکر ہے۔اس کے بعد ایران کے مشہور شہروں کا تعارف تاریخی اور مستند حوالوں سے ملتا ہے۔جس میں تہران، آبادان، اصفہان، اصطخر ،تبریز، شیراز، زاہدان، قزوین،قم کا شان، کرمان، مشہد، ہمدان، یزد، وغیرہ شامل ہیں۔دوسرا باب ایران کی قدیم تاریخ کا احاطہ کئے ہوئے ہے جس میں قدیم ایرانی خاندانوں اور بادشاہوں کا ذکر اور مسلمانوں کے ہاتھوں تسخیر ایران کے بعد قائم ہونے والی حکومتوں اورایران میں اُٹھنے والی سیاسی اور مذھبی تحریکوں کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔تیسرا باب ایران کی معاشیات سے متعلق ہے۔ایران میں پائی جانے والی معدنیات،نظامِ زراعت،صنعت وحرفت،تجارت، ذرائع رسل و رسائل سے متعلق بیش قیمت معلومات اس کتاب کی زینت ہیں۔باب چہارم ایران کے فنون لطیفہ سے متعلق ہے اور خطاطی،نقاشی،موسیقی،معماری وغیرہ کے موضوعات پر اہم معلومات کا ماخذ ہے۔مزید برآں ایران کے معاشرتی آداب ورسوم،شادی بیاہ کی رسومات،بچوں کی ولادت سے متعلق معلومات،ایران کے تفریحی کھیل،ورزش،ایرانی مشروبات،کھانے،لباس کے آداب،میز بانی اورمہمانی کے آداب،ایران کے قومی تہوار جیسے موضوعات سے آگاہی دوقوموں کومحبت کے ایک دھاگے میں پرونے کی خوبصورت کاوش ہے۔باب پنجم ادبیات ایران کا قبل از اسلام اور بعد از اسلام جائزہ پیش کرتا ہے۔مصنف نے اس باب میں ایران قدیم کے مذاہب اوراس دور میں لکھی جانے والی کتابوں اور رسالوں کا مختصر تعارف بھی پیش کیا ہے۔نیز اصناف ادبی،مشہورشعرا،نثر کی کتابیں اورلغات بھی سمندر کو کوزے میں بند کرنے کی کاوش ہے۔مصنف نے کتاب کے آخر میں ایران کے اسلامی انقلاب اورانقلابی شاعری کا بطور خاص جائزہ پیش کیا ہے۔ڈاکٹرظہیر احمد صدیقی نے یہ کتاب لکھ کرملت ایران کوصحیح معنوں میں پاکستان سے روشناس کرایا ہے اور دوقالب کو یکجان کیا ہے۔(۱)

آئینہ ایران:

آئینہ ایران ،ایران کے جغرافیہ،آب وہوا،مشہور شہر،اقتصادیات،زراعت،صنعت وحرفت،تجارت اور تہذیب وتمدن کے موضوعات پر''ایران جان پاکستان '' کا خلاصہ ہے۔بقول ڈاکٹرظہیر احمد صدیقی:

''میں نے اس حوالے سے کہ ایران پاکستان کا سب سے قریبی،قدیمی، بااعتماد اور بااعتبار دوست ہے، ایک کتاب''ایران جان پاکستان ''لکھی تھی جس کے مطالب اختصار کے ساتھ اس کتاب میں پیش کئے جا رہے ہیں۔میرے خیال میں''ایران جان پاکستان ''یا''آئینہ ایران '' کی طرز پر پاکستان کے بارے میں ایک کتاب فارسی زبان میں اہل ایران کے لئے بھی لکھی جانی چاہیے تاکہ ایران میں کشور پاکستان،اس کی تاسیس،

پاکستانی عوام، پاکستانی تہذیب وادب کے باب میں شناسائی درست طریقے سے اور کامل طور پر پیدا ہو۔''

''آئینہ ایران''''ایران جان پاکستان''جیسی ضخیم تصنیف کے مقابلے میں ایران سے آشنائی کا سہل اور مختصر راستہ ہے۔(۲)

دین وادب اور فکر وفن ایران میں:

ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی کے مقالات کا مجموعہ ہے جس میں ایران کے مذاہب، اسلام کے سیاسی تصور، مسلم مفکرین اور انقلاب ایران، اسلامی تعلیمات میں انسان کامل کا تصور اور حضرت امام خمینیؒ کی شخصیت، امام خمینیؒ اور اسلامی تصوف، ایران میں قانون، عدالتی نظام، ایران میں حکومت، حکمرانی اور اتحاد اسلامی جیسے اہم موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔مصنف پیش لفظ میں لکھتے ہیں:

''ایران مسلم دنیا کا ایک عظیم ملک ہے، اسلام سے پہلے بھی ایران دنیا میں تہذیب وتمدن کے لحاظ سے الگ مقام رکھتا تھا اور اسلام کے بعد بھی اس نے نہ صرف اسلامی تہذیب وتمدن کی تعمیر وترقی میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے بلکہ اسلامی تعلیمات کے فروغ میں بھی ایران کا بہت بڑا حصہ ہے کہ بہت سے محدثین اور فقہائے دین اسلام ایران ہی کے سپوت تھے اور متصوفین تو بیشتر ایرانی تھے۔''(۳)

ایران و پاکستان دو کشور دوست و برادر:

یہ کتاب دو برادر ملکوں کو تہذیبی اور ثقافتی طور پر ایک لڑی میں پرونے کی عمدہ کاوش ہے۔فارسی زبان میں لکھی جانے والی یہ کتاب ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی کے مقالات کا مجموعہ ہے جس کے مختلف مقالات میں دونوں ملکوں کے مکینوں کی فارسی زبان وادب کے لئے کی گئی خدمات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی نے اقبال کی زبان سے یہ پیغام دیا ہے کہ ملت جغرافیائی حد بندی سے تشکیل نہیں پاتی:

ملت از یک رنگی دلہاستی
روشن از یک جلوۂ سیناستی
اھل حق را حجت و دعویٰ یکیست
خیمہ ھای ما جدا دلہا یکیست(۴)

اس کتاب میں لاہور میں شعر فارسی کا آغاز اور اس کی ترویج، فارسی ادبیات میں علم وحکمت اور اخلاقیات کے مضامین، اسلام میں تصورِ اخلاق اور ایرانی علماء کا نقطۂ نظر، مسئلہ جبر وقدر کے بارے میں ایرانی علماء کے نظریات، فارسی میں لکھی جانے والی قرآنی تفاسیر اور علامہ اقبال کی فارسی زبان وادب کے لئے خدمات پر مستند مقالات شامل ہیں۔(۵)

ڈاکٹر محمد اقبال شاہد اس کتاب کی''تقدیم''میں لکھتے ہیں:

''اثرِ پُر بار و پر ارزش شان''ایران و پاکستان۔ دو کشور دوست و برادر''مجموعہ ای است

از اندوختہ زندگانی شان وارمغانی است از طرف ایشان واز سوی جامعہ فرہنگی پاکستان بہ ایران۔ وجودِ مسعودِ آقای دکتر ظہیر احمد صدیقی، نور ماھی است کہ در پرتو آن دوملتِ بزرگ مسلمانان خیمہ ھای دوستی ومہر ووفا زدہ اند۔''(۶)

فارسی زبان کی پہچان (۷):

فارسی زبان سے آشنائی کے لئے کتابچہ ہے جس میں الفاظ کے وجود میں آنے کے بارے میں محققین کے مختلف نظریات، الفاظ کی ساخت کے لحاظ سے زبان کی اقسام، اسلام سے پہلے ایران میں رائج زبانیں، ایران کے رسم الخط، فارسی زبان کے املا، فارسی میں عربی الفاظ اور اُردو میں فارسی الفاظ کی آمیزش، فارسی اور اُردو میں لفظی اور معنوی اختلاف، فارسی زبان کے نئے الفاظ اور تراکیب، جدید فارسی میں فرانسیسی الفاظ، فارسی پر عربی نفوذ اور موجودہ فارسی املا وغیرہ پر مفید معلومات ملتی ہیں۔ یہ کتاب فارسی زبان سیکھنے کے لئے رھنما کی حیثیت رکھتی ہے۔

تشخص پاکستان اور فارسی ادب:

تشخص پاکستان اور فارسی ادب ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی کے مقالات کا مجموعہ ہے جو پاکستانی ادب اور قومی تشخص، پاکستان کا قومی پرچم اور قومی ترانہ، تاریخ انسانی، مسلمانان عالم اور پاکستان، آزادی فکر، اسلام اور پاکستان، کشمیر میں فارسی ادب، اسلامی نظام حکومت عالم اسلام اور پاکستان کے موضوعات پر مشتمل ہے۔ مصنف لکھتے ہیں:

''فارسی زبان وادب سے ہمارا صرف تاریخی رشتہ ہی نہیں کہ ایک زمانے میں انگریز کے دور سے پہلے مسلم سلاطین کے عہد میں فارسی زبان سرکاری زبان کے طور پر برصغیر پاکستان وھند میں رائج تھی بلکہ آج بھی یہ ہمارے ذہن، ہمارے دل اور ہماری روح کی زبان ہے۔ فارسی زبان سے ہماری قربتیں بے مثال ہیں کہ فارسی زبان وادب سے ہمیں قومی تشخص ملا ہے، اسی قومی تشخص سے پاکستان وجود میں آیا''۔(۸)

فارسی ادبیات کے چند پہلو (۹):

ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی نے فارسی ادبیات کے چند پہلو میں فارسی ادبیات میں تصور علم، تصور عقل اور تصور عشق کو اردو زبان دانوں کے لئے پیش کیا ہے اور فارسی ادبیات سے اسرار و علم حروف، حکام و عوام کا کردار اور مسئلہ تقدیر کو سہل انداز میں بیان کیا ہے۔ اس کے ساتھ یہ کتاب اپنے دامن میں خواب اور بیداری، تصور انسان کامل، حکایت نگاری، فارسی ادبیات میں اشیائے خورد ونوش کا ظریفانہ ذکر جیسے موضوعات کو سمیٹے ہوئے ہے۔

دلہا یکی است:

دلہا یکی است اردو کے معروف شعرا کے مشہور کلام کا منظوم فارسی ترجمہ ہے۔ ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی نے کمال مہارت سے یہ کلام فارسی زبانان کے لئے اس طرح سے ترجمہ کیا کہ ہمارے ایرانی دوست اس سے استفادہ کرسکیں۔ اردو زبان کے بڑے شعرا نے فارسی کے موضوعات کو اس طرح سے اردو کے قالب میں ڈھالا

کہ انہیں نیا نکھار بخشا۔امیر خسروؒ نے کہا تھا:

عمر عاشقان دراز باید گر
شب هجران حساب عمر گیرند

غالب نے کہا کہ:

کب سے ہوں کیا بتاؤں جہانِ خراب میں
شب های هجر کو بھی رکھوں گر حساب میں(۱۰)

ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی نے اردو کے ممتاز شاعروں علامہ اقبال،فیض احمد فیض،احمد فراز،پروین شاکر،قتیل شفائی،مصطفیٰ زیدی،ن۔م۔راشد،مجید امجد،ریاض مجید کے کلام کو ملتِ ایران کے لئے خوب صورت پیرائے میں بیان کیا ہے۔

فیض احمد فیض کی مشہور نظم ''مجھ سے پہلی سی محبت میری محبوب نہ مانگ'' کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

الفت دورهٔ پیشین زمن ای دوست مخواه
فکر کردم که ز تو هست درخشنده حیات
گر غم تست غم دهر چه دعوا دارد
درجهان یافت بهارازرخ خوب تو ثبات
غیر چشم تودگر چیست که دنیا دارد
یابم از وصل تو گردد سر تقدیر نگون
نه چنین بود فقط خواسته بودم همچون
تیره و ظالم و بی رحم طلسم صدقرن
درجهان بافته باریشم و دیبا باشد
جسم انسان بحراج آمده در هر کوچه
خاک آلوده و افسرده و خون آلوده
جسم ها آمده بیرون زتنورِ امراض
زخم ها چرک فشان فاسدوگندیده شده
می فتد گاه باین سمت نگاهم، چه کنم
هست حسن تود لآویز کنون هم، چه کنم
جزغم عشق بسی درد بدنیا باشد
راحت وصل نه بس راحت دلها باشد
الفت دورهٔ پیشین ز من ای دوست مخواه(۱۱)

پروین شاکر کی ایک مختصر نظم ''مقدر'' کو فارسی کے پیرائے میں یوں ڈھالا ہے:

مقدر

میں وہ لڑکی ہوں
جس کو پہلی رات
کوئی گھونگٹ اُٹھا کے یہ کہہ دے
میرا سب کچھ تیرا ہے دل کے سوا (۱۲)

ترجمہ:

سرنوشت

دخترم!
آن دخترم!
کہ در شب پر آرزوی اولین ازدواج
روبندا ورا از رخش برداشتہ گوید کسی
ہر چہ دارم مال تست، الاّ دلم (۱۳)

شعرِ جدید ایران:

''شعر جدید ایران'' ایران کی منتخب جدید شاعری کا منظوم اردو ترجمہ ہے۔اس کتاب میں فارسی شاعری میں ہونے والی تبدیلیوں پر تبصرہ اور جدید شعرا کے احوال بیان کیے گئے ہیں اوران کا نمونۂ کلام سلیس اردو میں منظوم ترجمہ کیا گیا ہے۔ تاکہ اردو جاننے والے لوگ ایران کے جدید شاعروں کے افکار سے آشنا ہوسکیں۔ یہ ترجمہ اصل اشعار سے بہت قریب معلوم ہوتا ہے۔ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی فارسی کے قادرالکلام شاعر ہیں اور یہ کتاب اس کا بیّن ثبوت ہے۔اس کتاب میں ۳۶ شعراء کا کلام منظوم صورت میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

میرزا محمد علی خان ناصح کی ایک خوبصورت غزل کا منظوم ترجمہ پیش کیا جاتا ہے:

فکرتِ دنیا غلط اندیشۂ عقبیٰ غلط
کار ما بیچارگان این جا غلط آنجا غلط

ترجمہ:

فکر دنیا ہے غلط اندیشۂ عقبیٰ ہے غلط
حال ھم بیچاروں کا اِس جا غلط اُس جا غلط
دور معنی سے ہے صورتوں کا چاھنا

عشق کرنا، اس لئے، با صورتِ زیبا غلط
گرچہ اہل دل نہیں رکھتے کسی سے دشمنی
دوستی مردِ منافق سے بھی ہے رکھنا غلط
ہو گئے ہیں دونوں ہی جب دین کے معنی سے دور
صرف لفظوں پر ہے جنگِ مسلم و ترسا غلط
بوالبشر کی تھی خطا جس کی سزا ہم کو ملی
جرم بچوں کا بھلا کیا جب کرے ابا غلط
گرچہ ہے یہ آب و رنگِ نقشِ ہستی دلفریب
کہتا ہے ناصح کہ ہے یہ نقش سرتاپا غلط(۱۴)

پروین اعتصامی کی نظم ''اشک یتیم'' کا اردو ترجمہ ملاحظہ ہو:

اک روز ایک راہ سے گزرا جو بادشاہ
ہر بام پر تھی منتظر اک خلق کی نگاہ
اک بچۂ یتیم نے حیرت سے یوں کہا
ہے تاجِ شاہ میں یہ چمکتی سی چیز کیا
بولا یوں ایک شخص کہ کیا جانیں ہم ہے کیا
اتنی خبر ہے بس ہے متاعِ گراں بہا
بڑھیا بھی ایک پاس ھی تھی اس نے یوں کہا
یہ خون دل تمھارا ہے اور اشک ہے مرا
چرواہے کے لباس میں دیتا ہے یہ فریب
یہ گرگِ پیر ہے جو ہے گلّے سے آشنا
وہ پارسا جو گھوڑا خریدے ہے راہزن
مال عوام کھائے جو حاکم وہ ہے گدا
دیکھو ذرا جو قطرۂ اشک یتیم کو
تم جان لوگے کس سے یہ روشن گہر ہوا
کجرو پہ حرفِ راست کا ہوتا ہے کب اثر
ہے کون؟ حرفِ حق سے جو ہوتا نہ ہو خفا(۱۵)

عکس جاوید:

''عکس جاوید ''علامہ اقبال کی مثنوی'' جاوید نامہ'' کا منظوم اردو ترجمہ ہے۔اقبال کی یہ کتاب خیالی آسمانی سفر پر مشتمل ہے اور انہوں نے یہ زندہ جاوید تصنیف معراج رسول کریمؐ سے متاثر ہو کر لکھی۔ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی نے کمال مہارت سے اس فارسی شاہکار کا اردو قارئین کے لیے منظوم ترجمہ کیا ہے کہ زبان و بیان کے اعتبار سے یہ اقبال کا اپنا کلام معلوم ہوتا ہے۔خطاب بہ جاوید (سخنی بہ نژاد نو) سے ایک بند کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

مومن اور رکھنا غلامی کا مذاق
مومن و غداری و فقر و نفاق
اس نے بیچا ملک بھی ایماں بھی
گھر جلایا گھر کا سب سامان بھی
بے جلال لا اِلہ اس کی نماز
بے جمال ناز ہے اس کا نیاز
ہو گئیں اس کی نمازیں بے سرور
اس کی دنیا ہو گئی محرومِ نور
تھا فقط اللہ جس کا سازو برگ
اب اسے ہے حب مال و خوف مرگ
اب کہاں وہ جوش وہ مستی وہ شور
دیں کتابوں میں ہے مومن زیر گور
عصر حاضر کا اثر اس پر ہوا
دیں قبول اس نے دو نبیوں کا کیا
اک ایرانی ہے اک ہندی نژاد
منکر حج وہ، یہ بیزار جہاد
جب جہاد و حج نہ ٹھہرے واجبات
ہو گیا بے جاں، تنِ صوم و صلوٰۃ
ہوں اگر بے جاں نمازیں اور صیام
فرد ہو گمراہ، ملت بے نظام
سوز قرآں سے ہیں ان کے دل تہی

کیا بھلا ایسوں سے امید بھی
اب مسلماں میں نہیں باقی خودی
آ بچا خضر! اس کی کشتی ڈوبتی (۱۶)

بوی خوش آشنایی:

ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی قادر الکلام شاعر ہیں۔ جہاں وہ منظوم ترجمہ میں اپنی مہارت کا لوہا منواتے ہیں وہیں مختلف موضوعات پر ان کی شعر گوئی مسلمہ ہے۔ اخلاقی و عرفانی موضوعات پر ان کے اشعار ان کے عارف کامل ہونے کی دلیل ہیں۔ ''بوی خوش آشنایی'' ان کا فارسی شعری دیوان ہے۔ بحر سہل ہو یا مشکل، شعر ان کے رشحات قلم سے ٹپکتے جاتے ہیں۔ اپنے مسکن کا ذکر یوں کرتے ہیں:

گر غریبِ شہر و گمنامِ جہان باشد ظہیر
شہر او لاهور هست و مرد مانش نامدار
شہرِ اقبال و علی ھجویرؒ باشد شہر او
شہرِ او شہرِ عظیم و فخرِ هر شہر و دیار (۱۷)

سلام دوستان کے عنوان سے ایران کا ذکر یوں کرتے ہیں:

سلامِ ما کہ رساند بدان خجستہ دیار
کہ ملک پاک دلان است و کشورِ احرار
جمال ذرۂ خاکش بہ نورِ مہر منیر
کمال ذرۂ پاکش بہ بوست مشکِ تتار
دیارِ صاف دلانِ تصوف و عرفان
دیارِ مردمِ عالی خیال و خوش گفتار
دیارِ سعدی و خیام و حافظ و جامی
دیارِ احمدِ جام و سنایی و عطار (۱۸)

اہل ایران کے لیے ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی کی محبت دیدنی ہے، ایک نظم ''ای شما ایرانیان'' ملاحظہ ہو:

ای فروغِ فکر و فن از نورِ افکارِ شما
رونق گلزارِ ما از رنگِ رخسارِ شما
ثابت و محکم مثالِ کوہ کردارِ شما
ہمچو برگِ گل لطیف و نرم گفتارِ شما

ای عزیزان عجم، ای صاحبانِ دین و دل
دیدنِ خضر و مسیحا ہست، دیدارِ شما
شاد بادا شہر یزد و مشہد و شیراز و قم
زندہ بادا مردمِ جانباز و سالارِ شما
جانِ تازہ دردمیدہ در تنِ ما میدی
قلبِ ما را کرد روشن ''کشف اسرار'' شما
راہِ شعر و حکمت و عرفان بہ ما بنمودہ اند
مولوی و حافظ و سعدی و عطارِ شما
ہمچو یک جان در دو تن اسلام ما را ساختہ است
دشمنِ تان دشمنِ ما، یارِ ما یارِ شما
خانہ ہای ما بہم پیوستہ چون دلہای ما
محکم از دیوارِ ما گردید دیوارِ شما
دشمنانِ پاک و ایران دوست باہم گشتہ اند
این حقیقت را ببیند چشمِ بیدارِ شما
اتحادِ قومِ مسلم مقتضای وقت ہست
اتحادِ قومِ مسلم کارِ ما کارِ شما
دوستیِ پاک و ایران تا ابد پایندہ باد
پر بہاران باد باغِ ما و گلزارِ شما(۱۹)

حواشی و حوالہ جات:

۱۔ صدیقی، ظہیر احمد، ایران جان پاکستان، (لاہور: مجلس ترقی ادب، اشاعت اوّل، ۲۰۱۰ء)

۲۔ صدیقی، ظہیر احمد، آئینہ ایران، (لاہور: سیٹھی بکس، ۲۰۱۲ء)، ص ۴ - ۳

۳۔ صدیقی، ظہیر احمد، دین و ادب اور فکر و فن ایران میں، (لاہور: تخلیقات، ۲۰۱۳ء)، ص ا

۴۔ اقبال، علامہ محمد، کلیات اقبال فارسی، (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۹۹۰م)، ص ۶۶۲

۵۔ صدیقی، ظہیر احمد، ایران و پاکستان، دو کشور دوست و برادر، مجلس تحقیق و تالیف فارسی، (لاہور: دانشگاہ جی سی، ۲۰۱۳ء)، ص ۲۱

۶۔ ایران و پاکستان - دو کشور دوست و برادر، درذیل ''تقدیم''

۷۔ صدیقی، ظہیراحمد، فارسی زبان کی پہچان ،(لاہور: خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران، ۲۰۱۵ء)

۸۔ صدیقی، ظہیراحمد، تشخص پاکستان اور فارسی ادب،(لاہور: تخلیقات،۲۰۱۲ء)،ص۴

۹۔ صدیقی، ظہیراحمد،فارسی ادبیات کے چند پہلو،(لاہور: الوقار پبلی کیشنز،۲۰۱۳ء)

۱۰۔ غالب، مرزا اسداللہ خاں،دیوان غالب ،مصحح حامد علی خاں،(لاہور: الفیصل ،اردو بازار،۱۹۹۵ء)، ص۹۷

۱۱۔ صدیقی، ظہیراحمد، دلہا یکی است ،مجلس تحقیق وتالیف فارسی،(لاہور: گورنمنٹ کالج،۱۹۹۶م)، ص۸۳-۸۱

۱۲۔ پروین شاکر، ماہ تمام،(اسلام آباد: مراد پبلی کیشنز، س۔ن)،ص۹۷

۱۳۔ صدیقی، ظہیراحمد، دلہا یکی است،ص۹۹

۱۴۔ صدیقی، ظہیراحمد، شعر جدید ایران ،مجلس تحقیق وتالیف فارسی،(لاہور: جی سی یونیورسٹی،۲۰۰۹ء)، ص۱۲۱-۱۲۰

۱۵۔ ایضاً،ص۷۶

۱۶۔ صدیقی، ظہیراحمد، عکس جاوید (منظوم اُردو ترجمہ جاوید نامہ)،(لاہور: بزم اقبال،۱۹۹۳ء)، ص۱۸۴-۱۸۳

۱۷۔ صدیقی، ظہیراحمد، بوی خوش آشنایی،(نشر القرآن پبلی کیشنز، س.ن)،ص۱۳

۱۸۔ ایضاً،ص۷۰

۱۹۔ ایضاً،ص۸۵-۸۴

مآخذ:

☆ اقبال، علامہ محمد، کلیات اقبال فارسی ،لاہور: اقبال اکادمی پاکستان،۱۹۹۰م۔

☆ پروین شاکر، ماہ تمام، اسلام آباد: مراد پبلی کیشنز، س۔ن۔

☆ صدیقی، ظہیراحمد، آئینہ ایران، لاہور: سیٹھی بکس،۲۰۱۲ء۔

☆ صدیقی، ظہیراحمد، ایران جان پاکستان، لاہور: مجلس ترقی ادب، اشاعت اوّل،۲۰۱۰ء۔

☆ صدیقی، ظہیراحمد، ایران و پاکستان، دو کشور دوست و برادر ،مجلس تحقیق وتالیف فارسی، لاہور: دانشگاہ جی سی،۲۰۱۳ء۔

☆ صدیقی، ظہیراحمد، بوی خوش آشنایی ،نشر القرآن پبلی کیشنز، س.ن۔

☆ صدیقی، ظہیر احمد، تشخص پاکستان اور فارسی ادب، لاہور: تخلیقات، ۲۰۱۲۔

☆ صدیقی، ظہیر احمد، دلہا یکی است، مجلس تحقیق و تالیف فارسی، لاہور: گورنمنٹ کالج، ۱۹۹۶ام۔

☆ صدیقی، ظہیر احمد، دین و ادب اور فکر و فن ایران میں، لاہور: تخلیقات، ۲۰۱۳۔

☆ صدیقی، ظہیر احمد، شعر جدید ایران، مجلس تحقیق و تالیف فارسی، لاہور: جی سی یونیورسٹی، ۲۰۰۹ء۔

☆ صدیقی، ظہیر احمد، عکس جاوید (منظوم اُردو ترجمہ جاوید نامہ)، لاہور: بزم اقبال، ۱۹۹۳ء۔

☆ صدیقی، ظہیر احمد، فارسی ادبیات کے چند پہلو، لاہور: الوقار پبلی کیشنز، ۲۰۱۳ء۔

☆ صدیقی، ظہیر احمد، فارسی زبان کی پہچان، لاہور: خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران، ۲۰۱۵ء۔

☆ غالب، مرزا اسداللہ خاں، دیوان غالب، مصحح حامد علی خاں، لاہور: الفیصل، اردو بازار، ۱۹۹۵۔

☆☆☆